سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال29: سورۃ الصّٰفّٰتِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورۃ الصّٰفّٰتِ کا تعارف اور مضامین**

اجمالی خاکہ:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو بیاسی (182) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں

وجہ تسمیہ:

صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔ سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا آغاز اللہ تعالی نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ ہے۔

خلاصہ:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد" ہے۔

مرکزی مضامین

مشرکین کا غلط عقیدہ:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں مشرکین کے اس عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے جس کی رو سے وہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالی کی بیٹیاں ہیں۔

فرشتوں کے اوصاف:

مشرکین کے غلط عقیدے کی وجہ ہے کہ اس سورت کا آغاز فرشتوں کے اوصاف سے کیا گیا ہے۔

آخرت میں پیش آنے والے حالات کی منظر کشی:

اس کے بعد سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں آخرت میں پیش آنے والے حالات کی منظر کشی فرمائی گئی ہے۔

کفر کا ہولناک انجام:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں کفار کو کفر کے ہولناک انجام سے ڈرایا گیا ہے اور انھیں متنبہ کیا گیا ہے۔

اسلام کا غلبہ:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں کفار کو بتایا گیا ہے کہ ان کی تمام تر مخالفت کے باوجود اس دنیا میں اسلام ہی غالب آ کر رہے گا۔

انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات مختصر انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ:

جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس کا ذکر تفصیل سے اس سورت میں کیا گیا ہے۔
اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

جنات اور فرشتوں کا اصل مقام:

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کے آخر میں جنات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت:

سورت کے اختتام پر حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

سوال30: سورۃ الصّٰفّٰتِ کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں :

فرشتوں کی عاجزی:

فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 1 - 3)

گمراہی کا الزام:

کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔(سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ: 27-29)

تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ:

بُرے لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے ہمیں برے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیے۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 50 - 57)

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی:

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی اور حساب کتاب کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 53-55)

نیک بندوں کے لیے بہترین بدلہ:

اللہ تعالیٰ صاحب ایمان اور نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔(سُورَۃُ الطّٰفّٰتِ: 79-81)

جھوٹے محبوب:

بت اور جھوٹے معبود اپنے آپ کو نقصان سے نہیں بچا سکتے تو مشرکین کو کیا بچائیں گے۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ :85-98)

محبوب ترین چیزیں قربان:

ہمیں اپنی محبوب ترین چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 99-111)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح:

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کے ذکر سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ :141 - 145)

اللہ تعالیٰ کی مدد:

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور فرماں بردار بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا، ان کی ضرور مدد فرماتا ہے۔(سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ:171 - 172)

سلامتی کا وعدہ:

تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔(سورۃ الصفت : 181)

﴿مختصر سوالات﴾

سوال183:

سورة الصّٰفّٰتِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔ سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ ہے۔

سوال184:

سورة الصّٰفّٰتِ کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **سورة الصّٰفّٰتِ کا خلاصہ**

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد" ہے۔

سوال185:

سورة الصّٰفّٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ (سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 1 - 3)
- کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ (سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ: 27-29)

سوال186:

سورة الصّٰفّٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

جواب: **حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ**

سورة الصّٰفّٰتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

سوال187:

سورة الصّٰفّٰتِ کی مرکزی مضامین بتائیں۔

جواب: **مرکزی مضامین**

سورة الصّٰفّٰتِ کے مرکزی مضامین درج ذیل ہیں:

- مشرکین کے باطل عقیدے کا رد
- فرشتوں کے اوصاف

- آخرت کے حالات کی منظر کشی
- اسلام کے غلبے کی بشارت
- انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ
- جنات اور فرشتوں کا اصل مقام

سوال188: سـ
ورۃ الصّٰفّٰتِ کن انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: **انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ**

سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں درج ذیل انبیاء کرام کا تذکرہ ہے:

- حضرت نوح علیہ السلام
- حضرت لوط علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت الیاس علیہ السلام
- حضرت یونس علیہ السلام
- حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حضرت اسماعیل علیہ السلام
- حضرت اسحاق علیہ السلام

کثیر الانتخابی سوالات

lxxv. سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

(A) مجاہدین کے (B) جنات کے (C) فرشتوں کے (D) اہل ایمان کے

lxxvi. حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے:

(A) حضرت ذکریا علیہ السلام (B) حضرت یحییٰ علیہ السلام (C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت اسحاق علیہ السلام

lxxvii. سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت ذکریا علیہ السلام (D) حضرت یحییٰ علیہ السلام

lxxviii. مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے:

(A) جادوگرنیوں کو (B) نیک عورتوں کو (C) جنات کو (D) فرشتوں کو

lxxix. کن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب دوستیاں ہیں:

(A) امیر لوگوں سے (B) غریب لوگوں سے (C) ان پڑھ لوگوں سے (D) برے لوگوں سے

lxxx. سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

lxxxi. سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کی کل آیات ہیں:

(A) 170 (B) 182 (C) 190 (D) 210

lxxxii. سُورَةُ الصَّٰفّٰتِ کے کل رکوع ہیں:

(A) 3 (B) 4 (C) 5 (D) 6

lxxxiii. صافات کا معنی ہے:

(A) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے جنات (B) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے اہلِ ایمان

(C) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے منافقین (D) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے

lxxxiv. سُورَةُ الصَّٰفّٰتِ کے آخر میں منظر کشی کی گئی ہے:

(A) کفار کی (B) منافقین کی (C) آخرت کے حالات کے (D) دنیا کی

lxxxv. حضرت اسحاق علیہ السلام کے بھائی تھے:

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت ذکریا علیہ السلام (D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

lxxxvi. حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے والد ہیں:

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت ذکریا علیہ السلام (D) حضرت اسماعیل علیہ السلام

lxxxvii. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے بیٹے تھے؟

(A) 2 (B) 4 (C) 6 (D) 8

lxxxviii. سُورَةُ الصَّٰفّٰتِ کے آخر میں اصل مقام بیان کیا گیا ہے:

(A) جنات اور فرشتوں کا (B) مومنین اور منافقین کا (C) مشرکین کا (D) حاسدین کا

lxxxix. سُورَةُ الصَّٰفّٰتِ میں کتنے انبیاء کرام کا تذکرہ ہے؟

(A) 6 (B) 7 (C) 8 (D) 9

xc. اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتے ہیں:

(A) فرشتے (B) جنات (C) مشرک (D) منافق

xci. اللہ کی راہ میں قربان کرنا چاہیے:

(A) مال کو (B) اولاد کو (C) محبوب چیزوں کو (D) دنیا کو

xcii. اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے:

(A) جنات اور فرشتوں کے لیے (B) انبیاء کرام علیہ السلام کے لیے (C) مشرکین کے لیے (D) حاسدین کے لیے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	C	B	A	D	D	B	D	C
18	17	16	15	14	13	12	11	10
B	C	A	C	A	A	B	D	C

مشقی سوالات

9۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

(A) مجاہدین کے (B) جنات کے (C) فرشتوں کے (D) اہل ایمان کے

ii. حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے:

(A) حضرت ذکریا علیہ السلام (B) حضرت یحییٰ علیہ السلام (C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت اسحاق علیہ السلام

iii. سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت ذکریا علیہ السلام (D) حضرت یحییٰ علیہ السلام

iv. مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے:

(A) جادوگرنیوں کو (B) نیک عورتوں کو (C) جنات کو (D) فرشتوں کو

v. کن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب دوستیاں ہیں:

(A) امیر لوگوں سے (B) غریب لوگوں سے (C) ان پڑھ لوگوں سے (D) برے لوگوں سے

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
C	D	B	D	D

10۔ مختصر جواب دیجیے۔

xxv. سورۃ الصّٰٓفّٰتِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب:

وجہ تسمیہ

صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔ سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ ہے۔

xxvi. سورۃ الصّٰٓفّٰتِ کا خلاصہ لکھیں۔

جواب:

سورۃ الصّٰٓفّٰتِ کا خلاصہ

سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد" ہے۔

xxvii. سورۃ الصّٰٓفّٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب:

علمی و عملی نکات

سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں :

- فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔(سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ: 1 - 3)
- کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔(سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ: 27-29)

xxviii. سورۃ الصّٰٓفّٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

جواب:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ

سورۃ الصّٰفّٰتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

11۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

vi. سُوۡرَۃُ الصّٰفّٰتِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 8: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مادہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں عطا کی ہیں۔ فرشتوں کی جن ذمہ داریوں کا ذکر قرآنِ مجید میں ہے، ان کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

جواب: **فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں**

قرآن مجید میں درج ذیل فرشتوں کا ذکر ہے:

- حضرت جبرائیل علیہ السلام (انبیاء کرام پر وحی پہنچانا)
- حضرت عزرائیل علیہ السلام (روح قبض کرنا)
- حضرت میکائیل علیہ السلام (بارش برسانا اور رزق پہنچانا)
- حضرت اسرافیل علیہ السلام (صور پھونکنا)

سوال 9: سُوۡرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں جن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر آیا ہے ان کی ایک فہرست بنائیں اور ان کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

جواب: **انبیاءِ کرام علیہ السلام کا تذکرہ**

سورۃ الصفت میں درج ذیل انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ ہے:

- حضرت نوح علیہ السلام
- حضرت لوط علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت الیاس علیہ السلام
- حضرت یونس علیہ السلام
- حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حضرت اسماعیل علیہ السلام
- حضرت اسحٰق علیہ السلام

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

جواب: **حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ**

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ تو ہم نے اُنھیں ایک تحمل والے لڑکے (اسماعیل علیہ السّلام) کی خوش خبری دی۔ جب وہ (اسماعیل علیہ السّلام) ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچے تو (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا اے میرے بیٹے! بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں تو تم غور کرو کہ تمھاری کیا رائے ہے؟ (اسماعیل علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ابّا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مان لیا اور (ابراہیم علیہ السّلام نے) اُنھیں پیشانی کے بل لٹا دیا۔ اور ہم نے اُنھیں پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ضرور بڑی واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلہ میں دے دی۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُن (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ ابراہیم (علیہ السّلام) پر سلام ہو۔ ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

سوال 2: حضرت یونس، حضرت نوح اور حضرت لوط علیہم السلام کا مختصر تعارف طلبہ کے سامنے پیش کیجیے۔

جواب: **حضرت یونس، نوح، لوط علیہ السلام کا تذکرہ**

حضرت یونس علیہ السلام:

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ بت پرستی سے منع کیا۔ لیکن قوم نہ مانی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لیے بددُعا کی اور خود بستی سے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے والے تھے۔ جب بستی والوں نے عذاب کے آثار دیکھے تو انہوں نے اللہ سے معافی طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور عذاب ٹل گیا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت یونس علیہ السلام جب بستی واپس آئے تو آپ نے دیکھا کہ بستی والوں پر تو کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔ تو وہ بستی میں واپس جانے کی بجائے۔ کہ بستی والے جھوٹا نہ سمجھیں۔ تو وہ سمندر کی طرف چلے گئے۔ آپ وہاں ایک کشتی میں بیٹھ گئے۔ سمندر کے بیچ جا کر کشتی ہچکولے کھانے لگی۔ تو اُن لوگوں کی روایت تھی۔ کہ جو کوئی بھاگا ہوا غلام کشتی میں بیٹھتا ہے اُس کی وجہ سے کشتی ڈوبتی ہے۔ کشتی والوں نے قرعہ ڈالا۔ قرعہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ کشتی والوں نے آپ کو سمندر میں پھینک دیا اور حضرت یونس علیہ السلام ایک بڑی مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے۔ وہاں آپ نے اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی۔ مچھلی نے آپ کو سمندر کے کنارے پر اُگل دیا۔

بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام:

حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی قوم نے جب آپ کی نافرمانی تو اللہ نے ان کو پانی کا عذاب دیا۔ آپ نے ایک کشتی بنائی جس میں ہر جاندار کا ایک ایک جوڑا رکھا اور صرف وہی لوگ محفوظ رہے جو کشتی میں سوار تھے۔ آپ کی یہ کشتی آج بھی محفوظ ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام:

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور فرمایا تم اللہ کی نافرمانی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ کیا تم نسوانی خواہش کے لیے مردوں کے پاس آتے ہو اور تم چھوڑ دیتے ہو اپنی بیویوں کو تم حد سے بڑھنے والے ہو۔ تو آپ کی قوم نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آئے تم ضرور بستی سے نکال دیے جاؤ گے۔ لوط علیہ السلام نے فرمایا بے شک میں تمہارے اس عمل سے نفرت کرنے والا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر شدید پتھروں کی بارش برسائی جو بڑی بُری بارش تھی۔

سوال 3: سورۃ الصّٰفّٰتِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو یاد کروائیں۔

جواب: **قرآنی الفاظ کے معنی**

اساتذہ طلبا کی مدد کریں۔

سوال4: بُری صحبت کے نقصانات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

جواب: **بُری صحبت کے نقصانات**

بُری صحبت کے نقصانات درج ذیل ہیں:

- بُری صحبت آپ کو بُرا بنادے گی نیکی سے دور کردے گی۔

سورۃ البقرۃ میں ارشادِ ربانی ہے۔ ''کس طرح اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا۔ کہ ہائے کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے قرآن نے سے مجھے گمراہ کر دیا اور شیطان تو ذلیل کرنے والا ہے۔''

- جب انسان برے لوگوں میں ہوتا ہے تو ہمیشہ نیند میں رہتا ہے۔ سست ہوتا ہے۔ غفلت کا شکار ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

''عزت تو اللہ تعالیٰ کے لیے، رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے ہے۔''

- روحانی بیماریاں چمٹ جاتی ہیں۔ بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔ عقل مند کبھی شریر لوگوں کو دوست نہیں بناتا۔ برے لوگوں کی صحبت تو آگ کا ایک چنگارا ہے۔ جس نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ تو جلنا ہی جلنا ہے۔
- بری صحبت اختیار کرنے والا کبھی برائی سے نہیں بچ سکتا۔
- بری صحبت برائیوں کا منبع ومصدر ہوتی ہے۔ جو برے لوگوں کا ساتھ اختیار کرتا ہے۔ تو نہ اس کا ایمان سلامت رہتا ہے۔ نہ اس کا عقیدہ سلامت رہتا ہے اور نہ اسلام سلامت رہتا ہے۔
- جب تمہیں پتہ چلے کہ اللہ کی آیتوں کی توہین ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔
- جو ہماری یاد سے منہ پھیرتا ہے ایسے لوگوں سے اعراض کرو۔ (القرآن)
- نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے۔

''اللہ برے دن سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ بری رات سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ بری گھڑی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ برے دوست سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ برے پڑوسی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ آگے بھی مجھے اچھا ساتھی دینا۔''

سوال5: عقیدۂ آخرت کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

جواب: **عقیدۂ آخرت کی اہمیت**

عقیدہ آخرت کا مفہوم:

آخرت کے معنی بعد میں ہونے والی چیز کے ہیں۔ اس کے مقابلے میں لفظ ''دنیا'' ہے جس کے معنی قریب کی چیز کے ہیں۔ عقیدہ آخرت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ اور پھر انسان کو اس کے نیک اور بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایک ایسی جگہ عنایت کی جائے گی۔ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور ہوگی۔ اس کا نام جنت ہے اور برے لوگ ایک انتہائی اذیت ناک جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بے شک بدکار دوزخ میں ہوں گے۔"

اسلام میں عقیدہ آخرت کی اہمیت آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں متقین کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد ہوا۔

"اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

اگر آخرت پر ایمان نہ ہو تو انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر تہذیب و شرافت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو یکسر بھول جائے اور انسانی معاشرے میں جنگل کا قانون رائج ہو جائے۔ عقیدہ آخرت انسانی معاشرہ کو انسانیت افروز بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بدی پر سزا کا احساس ابھرتا ہے۔ جو اعمال میں صالحیت پیدا کر دیتا ہے۔

نجات و فلاح:

جو شخص آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتا ہے اس کی نظر اپنے اعمال کے صرف ان ہی نتائج پر نہیں ہوتی جو اس زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ ان نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے جو آخرت کی زندگی میں ظاہر ہوں گے اسے جس طرح زہر کے بارے میں ہلاک کرنے اور آگ کے بارے میں بہت یقین ہو جاتا ہے اور جس طرح وہ سادہ غذا اور پانی کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہے اس طرح نیک اعمال کو بھی اپنے لیے نجات و فلاح کا سبب سمجھتا ہے۔

نیکی سے رغبت:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اس کے نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں آخرت میں یہی نامہ اعمال اللہ تعالی کی بارگاہ میں پیش ہو گا۔ اور منصف حقیقی فیصلہ فرمائے گا۔ ان اعمال کا وزن کیا جائے گا ایک پلڑے میں نیک اعمال اور دوسرے میں بُرے اعمال ہوں گے۔ اگر نیکی کا پلڑا بھاری ہوا تو کامیابی حاصل ہو گی، اور جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو گا اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو ناکامی ہو گی اور جہنم کا دردناک عذاب چکھتا ہو گا۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں۔"

بدی سے نفرت:

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ان کے نتیجے میں وہ عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے نیکیوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے نیکی کا اجر ملے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔"

با مقصد تخلیق:

انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔ ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانے سے پہلے نیک اعمال اکٹھے کر لینے چاہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے۔"

حقیقی نتائج کا مقام:

دنیا کی عارضی زندگی پر آخرت کا دارومدار ہے۔ اور آخرت میں دنیا کے کیے ہوئے اعمال کی تحقیقی جزا اور سزا ملتی ہے۔

حضور اکرم صلی الم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

اس فرمان نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کی کھیتی کا پھل تو آخرت میں ملنا ہے اس لیے اس دن پر ایمان ضروری ہے۔ کہ وہ حقیقی نتائج کا مقام ہے۔ دنیا میں کیے گئے اعمال کا نتیجہ آخرت میں ضرور نکلے گا۔

انسان کی صحیح سوچ کا تقاضا:

انسان کی صحیح سوچ اس سے عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ایک عمل کا اچھا صلہ اور برے عمل کا برا بدلہ ہوتا ہے۔

آخرت کی زندگی برحق ہے۔ ہر انسان کو اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، لہٰذا زندگی میں تمام اعمال کو ہدایت ربانی کے تابع کر کے اخروی زندگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اللہ ہم سب کو نیک اعمال کر کے آخرت کی زندگی سنوارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ **کل نمبر: 25**

سوال54: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(7×1=7)**

(xc) **سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں:**

(A) مجاہدین کے (B) جنات کے (C) فرشتوں کے (D) اہل ایمان کے

(xci) **حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے:**

(A) حضرت ذکریا علیہ السلام (B) حضرت یحییٰ علیہ السلام (C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت اسحاق علیہ السلام

(xcii) **سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:**

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام (C) حضرت ذکریا علیہ السلام (D) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(xciii) **مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے:**

(A) جادوگرنیوں کو (B) نیک عورتوں کو (C) جنات کو (D) فرشتوں کو

(xciv) **کن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب دوستیاں ہیں:**

(A) امیر لوگوں سے (B) غریب لوگوں سے (C) ان پڑھ لوگوں سے (D) برے لوگوں سے

(xcv) **سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ سورت ہے:**

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

(xcvi) **سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کی کل آیات ہیں:**

(A) 170 (B) 182 (C) 190 (D) 210

سوال55: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(lxxvi) سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کا یہ نام کیوں دیا گیا؟

(lxxvii) سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ کے مرکزی مضامین بتائیں۔

(lxxviii) سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کا خلاصہ کیا ہے؟

(lxxix) سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

(lxxx) سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کا اجمالی خاکہ بتائیں۔

سوال56: تفصیلی جواب لکھیں۔ (8×1=8)

سُورَۃُ الصّٰٓفّٰتِ کی علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

LAST HOPE STUDY